اول ما خلق اللہ نوری
مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مُفتی مُحمّد فیض احمد اُویسی رضوی
نور اللہ مرقدہٗ
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰه

اول ما خلق اللّٰہ نوری

تصنیف لطیف

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت،فیضِ ملّت ،مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

امابعد! حدیث پاک سمجھنے سے پہلے چند قواعد پڑھ لیجئے۔

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لانے سے قبل بھی وصفِ نبوت سے موصوف تھے۔

(۲) اول المخلوق (سب سے پہلے پیدا ہونے والی ذاتِ پاک) آپ ہیں۔

(۳) آپ جملہ عالَمین کے ذرہ ذرہ کے لئے صرف رحمت نہیں بلکہ رسول بھی ہیں۔

(۴) آپ حقیقتاً نبی اور رسول تھے صرف اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ میں تو ہم سب تھے اس لئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ارادہ کو قدیم مانتے ہیں۔

(۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی مبارک عمر میں نبوت کا اعلان فرمایا اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ آپ کو نبوت بھی چالیس سال کے بعد عطا ہوئی۔

(۶) آپ چونکہ معلمِ کائنات (کائنات کو سکھانے والے) ہیں جب عالَمِ دنیا میں تشریف لائے تو اسی عالَمِ دنیا میں پیدائش سے لے کر وصال تک دنیا والے طور واطوار کے مطابق زندگی بسر فرمائی اسی سے کفار نے آپ کو اپنے جیسا سمجھ کر دھوکہ کھایا اور آج بھی بعض فرقے انہی کی طرح دھوکہ کھا بیٹھے ہیں۔ جیسے کہ سب کو معلوم ہے کہ یہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جیسے ہیں صرف نبوت کا فرق ہے کہ وہ نبی ہیں اور ہم نہیں۔

(۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعتِ مقدسہ بھی نوری ہے ہماری بَشَرِیت سے صرف نام کا اعتبار ہے اور بس ورنہ

”چہ نسبت خاک را بعالم پاک“

(۸) حدیث: ”اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ“ [۱] (یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔) صحیح ہے اگرچہ کسی ایک سند میں راوی ضعیف ہے یا وضع ہے تو دوسری اسناد صحیح ہیں۔ تفصیل آئے گی۔ (انشاءاللہ)

انتباہ حدیث: ”اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ“ (یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔) میں

---

[۱] (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، جلد۱، صفحہ۱۶۹، دارالفکر، بیروت)

(السیرۃ الحلبیۃ، باب بنیان قریش الکعبۃ شرفها اللہ تعالیٰ، جلد۱، صفحہ۲۱۴، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

اہل سنت کے مذہب کی زبردست تائید ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول مخلوق ہیں آپ خلق الخلق ہیں تو جملہ مخلوق پر شاہد ہیں اور عالم بھی، آپ بےمثل بشر ہیں تو نور بھی ہیں لیکن مخالفین کے نزدیک یہ جملہ اُمورِ شرک ہے اسی لئے دیانتِ علمی کو سراسر بالائے طاق رکھ کر بلا تحقیق موضوع اور ضعیف کہہ دیا حالانکہ یہ حدیث کئی وجوہ سے صحیح ہے اور اس فرقہ شرذمہ کی پیدائش سے پہلے تمام علمائے اسلام اور محدثینِ کرام نے اپنی تصانیف میں اسے حدیث سمجھ کر نقل فرمایا اور اس مضمون کی توثیق وتائید فرمائی۔ فقیر اس حدیث شریف کی تحقیق پیش کرتا ہے۔

وَمَاتَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْم

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۱۳ ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ

بہاولپور۔ پاکستان

مقدمہ

قواعد الحدیث مخالفین کی عام عادت ہے کہ عوام کو دھوکہ دیتے ہوئے قواعد الحدیث سے ہٹ کر کوئی ایک روایت دکھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے یا ضعیف ہے فلہٰذا ہم نہیں مانتے حالانکہ محدثین کرام رحمہم اللہ نے حدیث کے فن کے لئے زبردست قواعد مرتب کئے ہیں جن کی برکت سے اسلام کے قوانین محفوظ ہوئے۔ اس حدیث مبارک کے متعلق بھی چند قوانین ہیں جنہیں فقیر عرض کرتا ہے تاکہ اہلِ انصاف کو منکرین کے دھوکہ دہی اور فریب کا علم ہو اور ساتھ ہی حدیث کی توثیق وتائید بھی۔

قاعدہ نمبر ۱ ﴾کسی حدیث کی کوئی سند ضعیف ہے یا راوی غیر معتبر ہے اگر دوسری حدیث اس کی ہم معنی ہو تو وہ ضعیف اور موضوع بھی ہو تو وہ حدیث معناً صحیح کہلائے گی چنانچہ حدیث: لَوْلَا كَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَا كَ [۲]

یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ فرماتا۔

کو بعض محدثین نے کسی ایک سند سے موضوع کہا تو دوسری اسناد اور احادیث مبارکہ اور قرآنی آیات و مضامین کے لحاظ سے معناً صحیح ہیں۔ اس کی تحقیق کے لئے فقیر کے رسالہ ''شرح حدیثِ لولاک'' کا مطالعہ کیجئے۔

قاعدہ نمبر ۲ ﴾حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' کو شاہ عبدالحق محدث دہلوی و دیگر بعض محدثین صحیح کہہ رہے ہیں اگر کسی سند میں اس کا ضعف ثابت بھی ہو تب بھی حدیثِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم معنی ہے اور حدیثِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو لفظاً معناً صحیح ہے البتہ ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' لفظاً ثابت نہیں مگر معناً یہ بھی صحیح ہے اور درحقیقت یہ مصنف عبدالرزاق کی حدیث کا خلاصہ و اختصار ہے۔

قاعدہ نمبر ۳ ﴾جس روایت کو بلا انکار اور بغیر جرح کے نقل کریں وہ حدیث بھی معناً صحیح ہوتی ہے اور حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' کو قرونِ اُولیٰ سے لے کر تا حال محدثین کرام بلا انکار اور بغیر جرح کے نہ صرف نقل کرتے چلے آرہے ہیں بلکہ اس سے استدلال بھی کرتے ہیں یہ اس کی معناً صحت کی دلیل ہے ورنہ حدیث موضوع سے استدلال کجا اسے بیان کرنا بھی جائز نہیں۔ مزید حدیث موضوع و ضعیف کے قواعد اور مسائل کے لئے فقیر کے رسالہ ''شرح حدیثِ لولاک'' کا مطالعہ کیجئے۔

قاعدہ نمبر ٤ ﴾علماء کرام کا تلقی بالقبول بھی حدیث کی صحت کے لئے کافی ہوتا ہے۔ چنانچہ تابعین سے لے کر تا حال ہر مصنف اپنی تصنیف میں اس حدیث کو روایت کر رہے ہیں فلہٰذا حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' قابلِ قبول ہے۔

تائید از آیاتِ قرآن مجید﴾

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظّٰهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ٥ (پارہ ۲۷، سورۃ الحدید، آیت ۳)

ترجمہ: وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

---

[۲] (تفسیر روح البیان، پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۱، جلد ۱، صفحہ ۲۷، دارالفکر، بیروت)

(شرح الشفاء، خطبۃ الکتاب، جلد ۱، صفحہ ۱۳، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

فائدہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارجِ النبوۃ شریف کے مقدمہ میں لکھتے ہیں،

ایں کلمات اعجاز سمات ہم مشتملبہ برحمد وثنائے الٰھی است تعالیٰ وتقدس که درکتاب مجید خطبۂ کبریا ئی خود بدان خوانده وهم متضمن نعت ووصف حضرت رسالت پناهی است [۳]

یعنی یہ کلماتِ اعجاز کے شان والے حمد وثنائے الٰہی پر مشتمل ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کبریائی کا خطبہ انہی کلمات سے بیان فرمایا اور یہ کلماتِ مبارکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفات بھی ہیں۔

تائید مزید آیت میں ''ھُوَ'' کا مرجع (جائے پناہ) اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مظہرِ اتم ہیں اسی لئے آپ کی طرف بھی ''ھُوَ'' کی ضمیر راجع ہے اللہ تعالیٰ کے لئے حقیقتاً اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مجازاً جیسا کہ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علاوہ مندرجہ ذیل محققین علماء ومشائخ نے بھی فرمایا۔

(۱) حضرت امام شیخ اکبر محی الدین ابن العربی (۲) حضرت امام عبدالقادری جزائر

(۳) حضرت امام یوسف نبہانی رحمہم اللہ تعالیٰ (جواہر البحار، جلد ا، صفحہ ۱۱۳ وجلد ۳، صفحہ ۲۶۰)

(۴) حضرت شہاب الدین خفاجی حنفی

(۵) حضرت علامہ ملاعلی القاری رحمہما اللہ تعالیٰ (نسیم الریاض فی شرح شفا لعلی القاری، جلد ۲ صفحہ ۴۲۵ تا ۴۲۶)

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ۔ (پارہ ۲۱، سورۃ الاحزاب، آیت ۷)

ترجمہ : اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح۔

فائدہ اس آیت سے مفسرین نے استدلال کیا ہے کہ میثاقِ مذکور میں چونکہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر دوسرے انبیاءِ کرام علیہم السلام سے پہلے ہے اسی لئے تخلیق میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے ہیں۔

مذکورہ بالا تفسیر نہ صرف مفسرینِ کرام نے بیان فرمائی ہے بلکہ خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے چنانچہ مخالفین کی مستند ومعتبر تفسیر ابنِ کثیر میں حدیث شریف منقول ہے،

كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ و آخرهم في البعث فبدأ بِي قَبْلَهُمْ [۴]

---

[۳] (مدارج النبوت اُردو ترجمہ از مفتی غلام معین الدین نعیمی، جلد ا، صفحہ ۱۲، شبیر برادرز، زبیدہ سینٹر، لاہور)

[۴] (تفسیر ابن کثیر، سورۃ الاحزاب، آیت ۹، جلد ۶، صفحہ ۳۸۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

یعنی میں انبیاء (علیہم السلام) سے تخلیق میں اول ہوں اور بعثت میں سب سے آخر میں ہوں۔

قاعدہ علم التفسیر کا قاعدہ ہے کہ جس آیت یا مضمون کی تفسیر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائی وہی تفسیر تمام تفاسیر پر مقدم ہے کیونکہ قرآنِ مجید کے سب سے بڑے مفسر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ (الاتقان)

وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○ (پارہ ۸، سورۃ الانعام، آیت ۱۶۳)

ترجمہ : مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

فائدہ آیت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پہلے مسلمان ہونا حقیقی معنیٰ پر محمول ہے کیونکہ ایجاد و تخلیق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اول ہیں اس پر بے شمار حوالہ جات قائم کئے جاسکتے ہیں یہاں صرف ایک حوالہ پر اکتفاء کرتا ہوں۔

حضرت امام المفسرین امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ" يعنى أول من استسلم عند الإيجاد لأمر كن وعند قبول فيض المحبة لقوله "يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ" والاستسلام للمحبة فى قوله يحبونه دل عليه قوله عليه السلام "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ" [۵]

یعنی میں سب سے پہلا مسلمان ہوں یعنی امر کن کے ایجاد کے وقت اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے فیضِ محبت کے وقت اور اللہ کے اس قول "يُحِبُّوْنَهٗ" میں محبت کے لئے پہلا مسلمان ہوں اس دعویٰ پہ دلیل حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ" ہے۔

تائید مزید اس تفسیر کی مزید تائید ملاحظہ ہو۔ تفسیر روح البیان کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء و اولیاء و مشائخ نے یہی معنیٰ بیان فرمائے۔

(۱) تاویلاتِ نجمیہ حوالہ تفسیر مذکورہ (۲) تفسیر نیشاپوری (۳) تفسیر صاوی (۴) عرائس البیان

فائدہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے تخلیقِ عالم تا ظہورِ آدم جو اُمور سرانجام دیئے وہ ہمارے موضوع کی تائید میں ہیں اس کی تفصیل فقیر نے "سیرِ نور تا عالمِ ظہور" میں عرض کی ہے یہاں اتنا کافی ہے۔

قُلْ اِنِّىْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ ۔ (پارہ ۷، سورۃ الانعام، آیت ۱۴)

ترجمہ : تم فرماؤ مجھے حکم ہوا کہ سب سے پہلے گردن رکھوں۔

---

[۵] (تفسیر روح البیان، سورۃ الانعام، آیت ۱۶۳، جلد ۳، صفحہ ۱۲۹، دار الفکر، بیروت)

فائدہ ﴾آیت کی تفسیر وہی ہے جو پہلے گزری ہے۔امام عارف علامہ صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاشیہ علی الجلالین میں لکھا کہ هو اول المسلمين على الاطلاق [٦]

یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مطلقاً سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔

وَ اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ o (پارہ۲۳،سورۃالزمر،آیت۱۲)

ترجمہ : اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلے گردن رکھوں۔

فائدہ ﴾اس کی بھی وہی تفسیر ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ o (پارہ۲۵،سورۃالزخرف،آیت۸۱)

ترجمہ : تم فرماؤ بفرضِ محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔

فائدہ ﴾اس آیت میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی رویت (دیدار) مراد ہے کیونکہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب سب سے پہلے تخلیق ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت الٰہی میں مشغول ہوگئے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إذا حمدني أحد فأنت أحمد منهم وإذا حمدت أحدا فأنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری) [۷]

یعنی اگر کوئی میری حمد کرتا ہے تو سب سے بڑھ کر میری حمد کرنے والا آپ ہی ہیں اور جس کی میں تعریف کرتا ہوں وہ صرف آپ ہی میرے ممدوح ہیں۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ o (پارہ۳۰،سورۃالشرح،آیت۱)

ترجمہ : کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا۔

فائدہ ﴾اس آیت سے بعض مفسرین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت کا ثبوت دیا ہے۔شرح بدء الآمالی لعلی القاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قلمی مملوکہ فقیر اُویسی غفرلہٗ کی لائبریری میں ہے،

وصدر الشئی ایضاً اولہ ففی التعبیر بہ ایماء الی انہ اول الرسل و الما انہ آخرھم مشھوداً علی ورد "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِی وروحی و كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ"

یعنی صدر کسی شے کے اول کو کہا جاتا ہے یہاں آیت میں صدر کا استدلال اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ

---

[٦] (تفسیر صاوی حاشیہ علی الجلالین،تفسیر سورۃالانعام،آیت۱۴،جلد۲،صفحہ۷،طبع بالمطبعۃ الازھریہ مصر)

[۷] (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری،کتاب مواقیۃ الصلاۃ،باب التشھد فی الآخرۃ،جلد۶،صفحہ۱۱۲،داراحیاء التراث العربی،بیروت)

وسلم تمام رسولوں سے اول ہیں جیسا کہ ظہور میں آخری ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' اور ''روحی''اورفرمایا''کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّینِ '' (میں نبی تھا جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی ''یا رسول اللّٰہ، بأبی أنت و أمی، أخبرنی عن أول شیء خلقہ اللّٰہ تعالی قبل الأشیاء .قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا جابر، إن اللّٰہ تعالی قد خلق قبل الأشیاء نور نبیک من نورہ، فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللّٰہ، ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم، ولا جنۃ ولا نار، ولا ملک ولا سماء ، ولا أرض ولا شمس ولا قمر، ولا جنی ولا إنسی، فلما أراد اللّٰہ تعالی أن یخلق الخلق قسم ذلک النور أربعۃ أجزاء ، فخلق من الجزء الأول القلم ومن الثانی اللوح، ومن الثالث العرش .ثم قسم الجزء الرابع أربعۃ أجزاء ، فخلق من الأول حملۃ العرش، ومن الثانی الکرسی، ومن الثالث باقی الملائکۃ، ثم قسم الرابع أربعۃ أجزاء ، فخلق من الأول السماوات، ومن الثانی الأرضین، ومن الثالث الجنۃ والنار، ثم قسم الرابع أربعۃ أجزاء ، فخلق من الأول نور أبصار المؤمنین، ومن الثانی نور قلوبھم وھی المعرفۃ باللہ ومن الثالث نور أنسھم، وھو التوحید، لا إلہ إلا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ [8]

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ حضور پر قربان مجھے بتادیجیے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنائی۔ فرمایا اے جابر بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا تعالیٰ نے چاہا دورہ کرتا رہا۔اس وقت لوح،قلم، جنت، دوزخ، فرشتگان، آسمان، زمین، چاند، سورج، جن، آدمی کچھ بھی نہ تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوق کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو اس نور کے چار اجزاء بنائے۔ایک سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش، چوتھے کے چار اجزاء بنائے پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے جنت اور دوزخ پھر چوتھے کے چار اجزاء بنائے پہلے سے اہل ایمان کی آنکھوں کا نور، دوسرے سے ان کے قلوب کا نور، یہ معرفت الٰہی ہے تیسرے سے ان کا انس یہی کلمہ لاالہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہے۔

یہ طویل حدیث ہے جس کا خلاصہ اس شعر میں ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

---

[8] (شرح الزرقانی، المقصد الاول فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، جلد ا، صفحہ ۸۹ تا ۹۱، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

تبصرہ برحدیث جابر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ﴾یہ حدیث امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور امام اجل سیدنا امام بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ الاستاذ حافظ الحدیث امام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام نے اپنی کتاب مصنف عبدالرزاق میں اپنی صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

حدیث کی شہرت ﴾امام مذکور کی روایت اتنی مضبوط ہے کہ ان کے بعد یہ حدیث امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں روایت کی، امام قسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے المواھب اللدنیہ میں، علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی شرح زرقانی میں، مطالع المسرات للامام الفاسی، افضل القرأ ابن حجر المکی، تاریخ خمیس لعلامہ دیار بکری، مدارج النبوت میں شیخ محقق نے، جواھر البحار شریف میں۔

اگر اس روایت کے ناقلین محدثین وفقہاء اور مفسرین کی فہرست جمع کی جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔فقیر نے ایک مجموعہ "الغافر فی حدیث جابر" میں کافی مواد جمع کیا ہے (الحمدللہ ذلک) اور اس کے صحیح ہونے پر خیر القرون سے لے کر تا حال تمام علماء کرام نے اتفاق کیا ہے یہاں تک کہ مخالفین کے حکیم صاحب مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی تصنیف نشر الطیب میں اسے روایت کیا ہے اور غیر مقلدین کے اکابر بھی اس روایت کو صحیح کہہ رہے ہیں جیسا کہ ان کی عبارات آئیں گی۔ افسوس کہ ہمارے دور کے بعض دیوبندی اور غیر مقلدین خود کو اہلحدیث کہلانے کے باوجود حدیث نور کے منکر ہی نہیں بلکہ نہایت ہٹ دھری اور شانِ رسالت سے عداوت کے باعث بے دھڑک لکھ رہے ہیں "حضرت جابر کے نام سے جو روایت ہے وہ موضوع بناوٹی اور جھوٹی ہے کسی معتبر کتاب حدیث میں اس کا کوئی نشان اور کوئی اصل نہیں۔" (تنظیم الحدیث، لاہور، ۲۰ مئی ۱۹۸۳ء)

انتباہ ﴾یہ ہمارے دور کی بدقسمتی ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے یہودیوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں کہ جو احادیث مبارکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کی دلیل ہیں وہ کتابوں سے نکالنے کے درپے ہیں ان میں ایک یہی حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہے کہ مسند عبدالرزاق سے اسے نکال دیا گیا ہے۔تفصیل مزید فقیر کے رسالہ "فیض الغافر فی حدیث جابر" میں ہے۔

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا عمر أتدری من انا اما الذی خلق اللّٰہ العرش من نوری والکرسی من نوری واللوح والقلم من نوری والشمس والقمر ونور الابصار من نوری والعقل من نوری ونور المعرفۃ فی قلوب المومنین من نوری ولافخر [۹]

---

۹ (جواہر البحار فی فضل النبی المختار، جلد۲، صفحہ۱۳۷، مطبوعہ بیروت)

یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر تو مجھے جانتا ہے میں کون ہوں میں وہ ہوں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا تو میرے نور نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا سات سو سال سجدہ میں رہا تو سب سے پہلے جس نے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا وہ میرا نور تھا یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا۔ اے عمر! کیا تو مجھے جانتا ہے میں کون ہوں۔ میں وہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کو میرے نور سے بنایا اور کرسی کو میرے نور سے بنایا اور لوح وقلم کو میرے نور سے بنایا اور شمس وقمر اور آنکھوں کے نور کو میرے نور سے پیدا فرمایا اور عقل کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ مومنوں کے دلوں میں نورِ معرفت کو میرے نور سے پیدا فرمایا اور یہ فخراً نہیں کہتا۔

عن أبی هريرة رضی اللّٰه تعالی عنه أن رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم سأل جبريل عليه الصلاة والسلام فقال يا جبريل كم عمرت من السنين؟ فقال يا رسول اللّٰه لست أعلم، غير أن فی الحجاب الرابع نجما يطلع فی كل سبعين ألف سنة مرة، رأيته اثنين وسبعين ألف مرة فقال يا جبريل وعزة ربی جل جلاله أنا ذلك الكوكب [۱۰]

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے سوال کیا کہ تو نے عمر کے کتنے سال گزارے؟ جبریل علیہ السلام نے جواب دیا اللہ کی قسم سوائے اس کے میں کچھ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے نورانی حجابات سے چوتھے پردہ میں ستر ہزار سال کے بعد ایک دفعہ نوری تارا ظاہر ہوتا تھا میں نے اسے بہتر ہزار بار دیکھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل خدا کی قسم وہ ستارہ میں ہی ہوں۔

فائدہ یہ حدیث تین مستند کتابوں میں موجود ہے۔

(۱) روح البیان (۲) سیرۃ حلبیہ (۳) جواہر البحار

قاعدہ اُصولِ حدیث کا قاعدہ ہے کہ ناقل ثقہ (معتبر) ہو تو اس کی نقل پر اعتماد کرکے روایت کرنا صحیح ہے خواہ وہ سند الحدیث نہ بھی بیان کرے اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیقات [۱۱] مستند ہیں اس لئے کہ ناقل یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ثقہ ہیں اس قاعدہ کو حدیث مذکور پر منطبق کیجئے۔

---

[۱۰] (تفسیر روح البیان، سورۃ التوبۃ، جلد ۳، صفحہ ۵۴۳، دار الفکر، بیروت)

(السیرۃ الحلبیۃ، باب نسبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۱، صفحہ ۴۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[۱۱] معلق اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو اسناد کے شروع میں ایک یا زیادہ راوی چھوڑ دیئے جائیں، اس فعل کو تعلیق کہتے ہیں۔

فائدہ اس روایت سے حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' کی توثیق ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق کے بعد اٹھارہ ہزار عالم میں رسالت وتبلیغ حق کے امور سرانجام دیتے رہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شب معراج اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

وَجَعَلْتُكَ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ خَلْقًا، وَآخِرَهُمْ بَعْثًا

یعنی میں نے تمہیں بلحاظ پیدائش کے اول انبیاء کیا اور باعتبار بعثت کے اُن سے آخر کیا۔

اور فرمایا: وَجَعَلْتُكَ فَاتِحًا وَخَاتَمًا یعنی اور تمہیں فاتح (اول) خاتم (آخر) کیا۔

فائدہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' کی توثیق اس سے بڑھ کر اور کیا ہو جب خود خالق کائنات عزوجل آپ کی اولیت پر مہر ثبت فرمارہا ہے یہ حدیث قدسی مندرجہ محدثین نے اپنی سند کے ساتھ روایت فرمائی ہے

(۱)البزار (۲)ابویعلی (۳)ابن جریر (۴)محمد بن نصر المروزی فی کتاب الصلوٰۃ (۵)ابن ابی حاتم (۶)ابن عدی (۷)ابن مردویہ (۸)البیہقی فی الدلائل۔

ناقلین حدیث مذکور جس طرح حدیث مذکور کی اسناد قابل اعتماد محدثین سے ثابت ہیں یوں ہی ناقلین کی نقل صحیح بھی معتمد علیہ ہے وہ ناقلین یہ ہیں۔

تفسیر در منثور، الخصائص الکبری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر الطبری، الشفاء، شرح الشفاء، المواھب اللدنیۃ [12]

---

[12] (تفسیر روح البیان، سورۃ التوبۃ، جلد۳، صفحہ۵۴۳، دارالفکر، بیروت)

(السیرۃ الحلبیۃ، باب نسبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم، جلد۱، صفحہ۴۷، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

(امام جلال الدین سیوطی، تفسیر درمنثور، سورۃ الاسراء، آیت ۱۸، جلد۵، صفحہ۲۰۳، دارالفکر، بیروت)

(الخصائص الکبریٰ، باب من خصائصہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان الارض کانت تطوی لہ، جلد۱، صفحہ۲۸۸، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت)

(تفسیر ابن کثیر، سورۃ الاسراء، آیت۱، جلد۵، صفحہ۳۷، دارالکتب العلمیۃ، بیروت) (یہ تفسیر مخالفین کی ہی ہے۔)

(تفسیر الطبری، سورۃ الاسراء، آیت۱، جلد۱۷، صفحہ۳۳۷، مؤسسۃ الرسالۃ)

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، الباب الثالث فیما ورد منہ صحیح الاخبار الخ، الفصل الثانی کرامۃ الاسراء، جلد۱، صفحہ۳۵۳، دارالفیحاء، عمان)

(شرح الشفاء للقاری، الباب الثالث فیما ورد منہ صحیح الاخبار الخ، فصل فی تفضیلہ بما تضمنتہ کرامۃ الاسراء، جلد۱، صفحہ۴۰۱، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

(المواھب اللدنیۃ، المقصد الخامس الاسراء والمعراج، جلد۲، صفحہ۴۹۰، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاھرۃ، مصر)

یہ وہ ناقلینِ حدیث ہیں جن کا صرف ایک حوالہ ہی مخالفین کے لئے کافی ہے لیکن ضد کا علاج کہاں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ [۱۳]

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب سے آپ کے لئے نبوت ثابت ہے فرمایا اس وقت سے ثابت ہے کہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جثہ (جسم) کے درمیان تھے یعنی ابھی ان کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی کہ میں نبی تھا۔

فائدہ ابی سہل قطان کی امالی کے ایک جزو میں سہل بن ہمدانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام محمد باقر) سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب انبیاء سے تقدم کیسے ہوگیا حالانکہ آپ سب سے آخر میں مبعوث ہوئے انہوں نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو عالم میثاق (قول وقرار) میں اور ان سب سے ان کی ذات پر یہ اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو سب سے اول "بَلٰی" (یعنی کیوں نہیں) حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اسی لئے آپ کو سب انبیاء پر تقدم ہے گو سب سے آخر میں مبعوث ہوئے۔

فائدہ اگر میثاق لینے کے وقت ارواح کو بدن سے تلبس (اخراج) بھی ہوگیا ہو تاہم احکام روح ہی کے غالب ہیں اسی لئے اس روایت کو کیفیاتِ نور میں لانا مناسب سمجھا اور شعبی کی روایت میں آپ کا قبل آدم میثاق لیا جانا مذکور ہے اور یہ میثاق "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" (پارہ ۹، سورۃ الاعراف، آیت ۱۷۲) "کیا میں تمہارا رب نہیں" ظاہر روایات سے بعد خلق آدم معلوم ہوتا ہے سو ممکن ہے کہ وہ میثاق نبوۃ کا بلا اشتراک غیر سے ہو جیسا اس حدیث کے ذیل میں اس طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے یہ تبصرہ تھانوی نے اپنی کتاب "نشرا لطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللّٰہ علیہ وسلم" [۱۴] میں کیا ہے۔

فائدہ یہ حدیث شریف صحاح ستہ میں سے ترمذی شریف میں ہے۔ اس میں "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" کی روایت کی خوب توثیق ہے جیسا کہ تھانوی کی نشر الطیب سے واضح ہے لیکن اس کی جماعت کے بعض افراد یہ مراد لیتے ہیں کہ میں نبی بنوں گا یہ کتنا غلط مفہوم ہے حالانکہ اس حدیث شریف میں صاف ہے کہ آپ اس وقت نبوت کی صفت سے

---

[۱۳] (سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۵، صفحہ ۵۸۵، حدیث ۳۶۰۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

[۱۴] (نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم، فصل اول نورِ محمدی، صفحہ ۱۳ تا ۱۴، ناشر مشتاق بک کارنر اردو بازار)

موصوف تھے یہ اہل سنت کے دوسرے عقیدہ کی تائید ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس عالم دنیا کے نبی نہیں بلکہ جملہ عالمین کے نبی ہیں۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

عن علی بن الحسین رضی اللّٰہ تعالی عنهما عن أبیه عن جده أن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال کنت نورا بین یدی ربی قبل خلق آدم علیه الصلاة والسلام بأربعة عشر ألف عام [15]

یعنی اہلِ بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم یعنی امام زین العابدین کے بزرگوں سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے پہلے چودہ ہزار سال بصورت نور اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود تھا۔

فائدہ حدیث مذکورہ محدث ابن قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت کردہ کے مطابق ہے اس کے الفاظ یہ ہیں

کنت نورًا بین یدی ربی قبل خلق آدم بأربعة عشر ألف عام [16]

یعنی (ابن القطان کی حدیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں پیدائش آدم سے پہلے چودہ ہزار سال اپنے رب کے سامنے نور تھا۔

سوال اس قسم کی روایات میں اختلافِ الفاظ کیوں ہے کہ چودہ ہزار سال کسی میں ستر ہزار سال وغیرہ؟

جواب یہ کوئی اختلاف نہیں اس لئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم بالا میں اپنے سفر کے مختلف اطوار وادوار بتائے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس عدد میں کم کی نفی ہے زیادتی کی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے شبہ نہ کیا جائے۔ رہ گئی تخصیص اس کے ذکر میں تو ممکن ہے کہ کوئی خصوصیت مقامیہ اس کو مقتضی ہو۔ دوسری روایت میں زائد مدت کا ذکر ہو۔(نشرا لطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللّٰہ علیه وسلم) [17]

---

[15] (کشف الخفاء، جلد۱، صفحہ۲۶۶، داراحیاء التراث العربی، بیروت)
(السیرۃ الحلبیۃ، باب نسبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم، جلد۱، صفحہ۴۷، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

[16] (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیۃ، المقصد اول فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، باب مدخل، جلد۱، صفحہ۹۵، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

[17] (نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم، فصل اول نور محمدی، صفحہ۱۳، ناشر مشتاق بک کارنر اردو بازار)

انتباہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جملہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے رسول ہیں۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّۃً (صحیح مسلم وسنن الترمذی) ۱۸

یعنی میں تمام مخلوق کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اسی قانون پر آپ نے اپنی تخلیق کے بعد ہر عالم میں پیغامِ توحید پہنچایا اسی بناء پر آپ نے اپنی اولیت کے اظہار میں مختلف اطوار اختیار فرمائے ہیں۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے مدینہ طیبہ میں واپس تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اجازت دیجئے کہ کچھ آپ کی مدح کروں (چونکہ حضور کی مدح خود طاعت ہے اس لئے) آپ نے ارشاد فرمایا کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سالم رکھے انہوں نے یہ اشعار آپ کے سامنے پڑھے۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي ۔۔۔ مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ أَنْتَ ۔۔۔ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ ۔۔۔ أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ ۔۔۔ إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

حَتَّى احْتَوَى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ ۔۔۔ خِنْدَفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ ۔۔۔ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِي ذَلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ ۔۔۔ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ ۱۹

یعنی زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے اور نیز ودیعت گاہ میں جہاں (درختوں) کے پتے اوپر

---

۱۸ (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، حدیث ۵۲۳، جلد ۱، صفحہ ۳۷۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(سنن الترمذی، کتاب السیر عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الغنیمۃ، حدیث ۱۵۵۳، جلد ۴، صفحہ ۱۲۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۱۹ (المعجم الکبیر، باب الخاء، فصل خریم بن أوس بن حارثۃ بن لام الطائی، حدیث ۴۱۶۷، جلد ۴، صفحہ ۲۱۳، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ)

(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم الاصبھانی، کتاب الخاء، فصل خریم بن أوس بن حارثۃ بن لام الطائی، حدیث ۲۵۲۰، جلد ۲، صفحہ ۹۸۳، دار الوطن للنشر، الریاض)

(مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوۃ، باب فی کرامۃ اصلہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۱۳۸۳۰، جلد ۸، صفحہ ۴۰۰، دار الفکر، بیروت)

(الخصائص الکبری ÷ فصل لطیفۃ اخری فی ان الخ، جلد ۱، صفحہ ۶۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(السیرۃ الحلبیۃ، باب ای لان الکافر لایقال انہ مختار اللہ، جلد ۱، صفحہ ۸۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تلے جوڑے جاتے تھے یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے اور ودیعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے جیسا کہ آیت میں مفسرین نے کہا ہے "مُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ" اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے اس قصہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے ہوئے درخت سے کھالیا اور جنت کا لباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملا ملا کر بدن ڈھانکتے تھے یعنی اس وقت بھی آپ "مُسْتَـــوْدَعٌ" میں تھے اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا اور آپ اس وقت نہ بشر تھے اور نہ مضغہ (گوشت کا ٹکڑا) اور نہ علقہ (گاڑھا خون) (کیونکہ یہ حالتیں جنین (وہ بچہ جو شکم مادر میں ہو) ہونے کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور ہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتفاع (فائدہ) ظاہر ہے اور یہ نزول الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ علقہ نہ مضغہ) بلکہ محض ایک مادہ مائیہ تھے کہ وہ مادہ کشتی نوح میں سوار تھا اور حالت یہ تھی کہ نسر بت اور اس کے ماننے والوں کے لبوں تک طوفانِ غرق پہنچ رہا تھا (مطلب یہ کہ) بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب (سوار) کشتی تھا۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے

زجو دش گر نبودے راہ مفتوح　　　بجودی کے رسیدے کشتی نوح

(اور) وہ مادہ (اسی طرح واسطہ درواسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتا رہا جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تو دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع ہو) جاتا تھا (یعنی وہ مادۂ سلسلہ آباء کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں مختفی (پوشیدہ) تھے تو وہ کیسے جلتے (پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ (آپ کی فضیلت پر) شاہد ظاہر ہے اولادِ خندف میں سے ایک ذروہ عالیہ پر جا گزیں ہوا جس کے تحت میں اور حلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے۔ خندف لقب ہے آپ کے جد بعید مدرکہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی جیسے پہاڑ میں اوپر چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے (اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولاد خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجات جبل کے ساتھ ہے) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہوگئے سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کو رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔ (نشر الطیب) [۲۰]

فائدہ ❁ تمام مضمون کو تھانوی صاحب نے اہل سنت کے مطابق لکھا۔ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نور ہیں عالم جسمانیت میں تشریف لائے تو یہ جسمانیت بشریت آپ کی حقیقت نہیں کہلائے گی بلکہ حقیقت خدا جانے یا اس کا پیارا رسول جسے ہم نور سے تعبیر کرتے ہیں۔

---

[۲۰] (نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم، فصل اول نورِ محمدی، صفحہ ۱۴ تا ۱۶، ناشر مشتاق بک کارنر اردو بازار)

انتباہ ﴾ یہ قصیدۂ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اکثر محدثین نے نقل فرمایا ہے۔تھانوی نے اپنی طرز پر نشر الطیب میں نقل کیا اور اس پر اپنے عقیدہ کے مطابق حواشی بھی لکھے جو بعض باتیں اہل سنت کے عقائد کے خلاف بھی ہیں اس کے باوجود جتنا تھانوی نے لکھا ہے اتنا بھی دیوبندی مان لیں تو بھی غنیمت ہے یہ اوپر کا ترجمہ بھی تھانوی کا ہے۔ اس قصیدۂ مبارکہ کی فقیر نے ''شرح قصیدۂ عباس'' لکھی ہے۔اس میں تفصیل ملاحظہ ہو کچھ مضامین فقیر کے رسالہ ''نعت خوانی پر انعام نبوی'' میں بھی آئے ہیں۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: فلما خلق اللّٰہ روح محمد(صلی اللّٰہ علیه وسلم) أولاً من نور جماله کما قال اللّٰہ تعالی فی الحدیث القدسی ''خلقت محمداً أولا من نور وجھی'' وکما قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم''اول ما خلق اللّٰہ روحی واول ما خلق اللّٰہ نوری واول ما خلق اللّٰہ القلم واول ما خلق اللّٰہ العقل'' والمراد منھم شئی واحد وھو الحقیقة المحمدیة لکن سمی نورا لکونه صافیا عن الظلمانیة الجلالیة کما قال اللّٰہ تعالی ''قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o (پارہ ٦، سورۃ المائدہ، آیت ١٥)'' و عقلا لکونه مدرکاً للکلیات وقلما لکونه سببا لنقل العلم (سرالاسرار) [۲۱]

یعنی جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نورِ جمال سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث قدسی ہے میں نے سب سے پہلے اپنی ذات کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔

''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا میری روح کو پیدا فرمایا اور سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔''

ان سب سے مراد ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔اس حقیقت کو نور اس لئے کہا کہ وہ جلالی ظلمات سے پاک ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o (پارہ ٦، سورۃ المائدہ، آیت ١٥)

ترجمہ : بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

حقیقت محمدیہ کو عقل اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ تمام کلیات کا ادراک رکھتی ہے، اسے قلم کہا گیا ہے کیونکہ یہ علم کی منتقلی کا سبب ہے۔

---

[۲۱] (سرالاسرار فی مایحتاج الیہ الابرار، صفحہ ۴۴، ۴۵، طبع دار السنابل حلب)

فائدہ حضورغوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے شمار تصانیف ہیں۔فقیر نے آپ کی تصانیف کی تفصیل میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ یہ رسالہ "سر الاسرار "لاہور میں ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا ہے کاش حضورغوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام تصانیف شائع ہوں تاکہ اہل اسلام علماء کرام کو معلوم ہو کہ پیران پیر جس طرح بطون (رازوں) کے بحرِ ذخار (جس میں بہت کچھ سما سکے) ہیں یوں ہی علومِ ظاہرہ کے بھی سمندر ناپید کنار ہیں۔کاش گیارہویں کی دیگیں پکانے کے بجائے گیارہویں والے پیرانِ پیر کی تصانیف شائع کر کے عوام تک پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علوم کے پیالے پلائیں۔

عَنْ مَیْسَرَۃَ الْفَجْرِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتٰی کُتِبْتَ نَبِیًّا قَالَ و آدَمُ عَلَیْہِ السَّلَام بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ [۲۲]

یعنی حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب سے نبی ہیں۔آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان میں تھے۔

فائدہ روایت صحیح ہے اور ذیل کے محدثین نے روایت کیا ہے۔

(۱)امام احمد (۲)امام بخاری فی تاریخ (۳)امام ابونعیم فی الحلیہ (۴) حاکم نے اسے روایت کر کے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔(۵)امام طبرانی (۶)امام بیہقی (۷)امام سیوطی نے ان تمام محدثین کا ذکر کر کے خصائص کبریٰ میں اس روایت کو درج فرمایا۔

فقیر نے قاعدہ لکھا ہے اور یہ قاعدہ مخالفین کو بھی مسلم ہے کہ جس کسی روایت کے الفاظ والی سند موضوع یا مجہول ہو تو دوسری اسنادِ صحیحہ سے وہ حدیث معناً صحیح ہو جاتی ہے اس قاعدہ کی تفصیل گزر چکی ہے علاوہ ازیں دیگر محدثین کرام نے بھی حدیث

---

[۲۲] (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ذکر طوائف من جماھیر النساک والعباد، سفیان الثوری ومنھم الامام المرضی الخ، جلد۷، صفحہ۱۲۲، دار الکتاب العربی، بیروت)

(مسند احمد بن حنبل، کتاب مسند الکوفیین، باب حدیث میسرۃ الفجر رضی اللہ عنہ، جلد۵، صفحہ۵۹، حدیث ۲۰۵۹۶، عالم الکتب، بیروت)

(مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوۃ، باب قدم نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد۸، صفحہ۴۰۹، حدیث ۱۳۸۴۸، دار الفکر، بیروت)

(دلائل النبوۃ للبیہقی، کتاب ذکر مولد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، باب متی کتبت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد، جلد۱، صفحہ۲۵، حدیث ۱۸)

(الخصائص الکبریٰ، خطبۃ الکتاب، باب خصوصیۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بکونہ أول النبیین فی الخلق و تقدم نبوتہ واخذ المیثاق علیہ، جلد۱، صفحہ۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مذکورہ کو اپنی کتب مصنفہ میں روایت کیا ہے مثلاً امام ترمذی نے ابواب المناقب [۲۳]، امام شہاب الدین خفاجی حنفی نے شرح الشفاء [۲۴] اور امام ملاعلی قاری حنفی نے الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ [۲۵] وغیرہ وغیرہ میں نقل کیا ہے۔

انتباہ اس کے علاوہ متعدد کتب احادیث وسیر میں یہ روایت منقول ہے۔طوالت سے بچ کر انہی حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں اور ساتھ ہی غافل سنی کو متوجہ کرتا ہوں کہ یہ اور اس قسم کی دیگر بے شمار روایات سنداً صحیح ہیں اور جو اس کی ہم معنی روایت سنداً ضعیف ہوگی تو بھی بقاعدہ عالم الحدیث وہ بھی معناً صحیح ہو جائے گی لیکن وہابی دیوبندی چالاک وعیار ہوتے ہیں اسی لئے وہ صرف ایک سند یا ایک حوالہ دکھا کر دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا ضعیف ہے فلہٰذا ان کے مکرو فریب میں نہ آنا بلکہ اپنے عقیدہ پہ مضبوط رہنا اور یقین کرنا جو بھی کسی حدیث صحیح کو ضعیف کہہ رہا ہے اس کا اپنا ایمان ضعیف ہوگا۔

و أخرج أحمد و البخاری فی تاریخه و الطبرانی و الحاكم و البیهقی و أبو نعیم عن میسرة الفجر قال قلت یا رسول اللّٰه متی كنت نبیا قال و آدم بین الروح و الجسد [۲٦]

یعنی امام احمد اور بخاری تاریخ میں اور طبرانی اور حاکم بافادۂ صحت کے ابونعیم اور بیہقی دونوں دلائل میں میسرہ سے راوی ہیں کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب نبی تھے۔فرمایا اُس وقت کہ آدم روح اور جسد کے درمیان تھے۔

و أخرج الحاكم و البیهقی و أبو نعیم عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه "قیل للنبی (صلی اللّٰه علیه وسلم) متی وجبت لك النبوة؟ قال: بین خلق آدم ونفخ الروح فیه" [۲۷]

---

[۲۳] (سنن الترمذی ابواب المناقب، باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد۵، صفحہ۵۸۵، حدیث ۳۶۰۹، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

[۲۴] (شرح شفاء، الباب الاول (فی ثناء اللہ تعالیٰ)، الفصل الثالث: فیما ورد من خطابہ تعالیٰ ایاہ مورد الملاطفۃ والمبرۃ، جلد۱، صفحہ۷۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[۲۵] (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، الفصل الاول مکانتہ صلی اللہ علیہ وسلم، جلد۱، صفحہ۳۲۶، دار الفیحاء، عمان)

[۲٦] (الخصائص الکبریٰ، خطبۃ الکتاب، باب خصوصیۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بکونہ اَول النبیین فی الخلق و تقدم نبوتہ واخذ المیثاق علیہ، جلد۱، صفحہ۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[۲۷] (الخصائص الکبریٰ، خطبۃ الکتاب، باب خصوصیۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بکونہ اَول النبیین فی الخلق و تقدم نبوتہ واخذ المیثاق علیہ، جلد۱، صفحہ۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

دُرِمنثور میں بھی یہ عبارت کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ ہے۔(الدر المنثور، سورۃ الاحزاب، آیۃ ۷، جلد٦، صفحہ۵٦۹، دار الفکر، بیروت)

یعنی حاکم، ابونعیم، بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کب سے آپ کے لئے نبوت ثابت ہے فرمایا کہ ابھی آدم علیہ السلام کی پیدائش مکمل نہ ہوئی تھی (کہ میرے لئے نبوت ثابت ہے۔)

و أخرج أبو نعيم عن الصنابحى قال: قال عمر رضى اللّٰه عنه: متى جعلت نبيا؟ قال "و آدم منجدل فى الطين مرسل" ۲۸

یعنی ابونعیم صنابحی سے راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے کہا کہ آپ کب سے نبی ہیں فرمایا (اس وقت سے) کہ آدم علیہ السلام گارے کی شکل میں تھے۔

و أخرج ابن سعد عن ابن ابى الجدعاء رضى اللّٰه عنه قال: "قلت يا رسول اللّٰه متى كنت نبيا؟ قال: "اذ آدم بين الروح و الجسد" ۲۸

یعنی ابن سعد ابن ابی الجدعاء سے مخرج ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کی (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کب سے نبی بنے فرمایا آدم کی خلقت سے پہلے۔

و أخرج ابن سعد عن مطرف بن عبد اللّٰه بن الشخير رضى اللّٰه عنه "أن رجلا سأل رسول اللّٰه (صلى اللّٰه عليه وسلم) متى كنت نبياً؟ قال: "بين الروح و الطين من آدم" ۲۸

یعنی ابن سعد مطرف سے مخرج کہ ایک مرد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ کو نبوت کب ملی فرمایا جب آدم علیہ السلام روح اور گارے کے درمیان تھے۔

و أخرج ابن أبى شيبة عن قتادة رضى اللّٰه عنه قال: كان النبى صلى اللّٰه عليه و سلم إذا قرا "وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ"۔ قال: "بدىء بى فى الخير۔ و كنت آخرهم فى البعث" ۲۹

یعنی ابن ابی شیبہ قتادہ سے راوی ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب "وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ

---

۲۸ (الخصائص الکبریٰ، خطبۃ الکتاب، باب خصوصیۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بکونہ اول النبیین فی الخلق و تقدم نبوتہ واخذ المیثاق علیہ، جلد۱، صفحہ۸، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

(الدرالمنثور، سورۃ الاحزاب، آیۃ ۷، جلد۶، صفحہ ۵۶۹، دارالفکر، بیروت)

۲۹ (الدرالمنثور، سورۃ الاحزاب، آیۃ ۷، جلد۶، صفحہ ۵۷۰، دارالفکر، بیروت)

مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِنْ نُوحٍ" پڑھتے فرماتے بھلائی میں مجھ سے ابتدا کی گئی اور میں ان انبیاء سے تشریف لانے میں آخر میں ہوں۔

وأخرج ابن جرير عن قتادة رضى اللّٰه عنه "وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِنْ نُوحٍ" قال:"ذكر لنا أن نبى اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان يقول" كنت أول الأنبياء فى الخلق ، وآخرهم فى البعث [۳۱]

یعنی ابن جریر قتادہ سے راوی ہیں "وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِنْ نُوحٍ" فرمایا کہ ہمارے لئے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضور فرمایا کرتے تھے کہ میں پیدائش میں اول الانبیاء ہوں اور بعثت میں آخر ہوں۔

وأخرج الحسن بن سفيان وابن أبى حاتم وابن مردويه وأبو نعيم فى الدلائل والديلمى وابن عساكر من طريق قتادة عن الحسن عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فى قول اللّٰه "وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِنْ نُوحٍ" قال:"كنت أول النبيين فى الخلق ، وآخرهم فى البعث ، فبدىء به قبلهم" [۳۲]

حضرت حسن سے وہ حضرت ابو ہریرہ سے اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِنْ نُوحٍ" میں راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خلقت میں اول انبیاء ہوں اور بعثت میں ان سے آخر ہوں۔ اسی لئے ان سے پہلے میرا ذکر ہوا۔

فہرست محدثین کرام مع کتب الاحادیث

وہ محدثین کرام جنہوں نے اس روایت کو صحیح مانا اور اپنی کتب احادیث میں اسے درج فرمایا وہ اگر دنیا میں تشریف لائیں تو اس حدیث کے منکرین ان کے سامنے آنے سے بھی شرمائیں گے لیکن کیا کیا جائے کہ ہم ایسے دور سے گزر رہے ہیں کہ علم کی مسندوں پر ڈاکٹر و پروفیسر اور وکلاء جہلاء کا قبضہ ہے تو حدیث شریف مذکور کی توثیق کرنے والوں سے موازنہ کریں کہ کیا انہیں حق پہنچتا ہے کہ وہ اس حدیث پاک کو ضعیف یا موضوع کہیں۔

[۳۱] (الدرالمنثور، سورۃ الاحزاب، آیۃ ۷، جلد ۶ صفحہ ۵۶۸، دارالفکر، بیروت)

[۳۲] (الدرالمنثور، سورۃ الاحزاب، آیۃ ۷، جلد ۶ صفحہ ۵۷۰، دارالفکر، بیروت)

نمبر شمار	اسم گرامی	تصنیف مبارک
1	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مدارج النبوۃ
2	امام اسمعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	تفسیر روح البیان
3	مجدد گیارہویں صدی ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شرح بدء الآمالی (قلمی)
4	مجدد گیارہویں صدی ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المرقاۃ شرح مشکوٰۃ
5	مجدد الف ثانی امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مکتوبات شریف
6	امام محمد عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ	الیواقیت والجواہر
7	ملا معین کاشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	معارج النبوۃ
8	مفسر نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	تفسیر نیساپوری
9	سید محمد آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	تفسیر روح المعانی
10	عارف باللہ ملا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ	شواہد النبوۃ
11	العارف البقلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	عرائس البیان
12	امام شہاب الدین الخفاجی الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نسیم الریاض
13	مجدد گیارہویں صدی ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شرح الشفاء
14	حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	جواہر البحار
15	حضرت شاہ عبدالرحیم والد شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	انفاس رحیمیہ
16	حضرت الشیخ چراغ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	صحائف السلوک
17	علامہ دیار البکری	تاریخ الخمیس
18	امام زرقانی قدس سرہ	شرح مواہب
19	غوث الاغواث محی الدین السید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ	سرالاسرار
20	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	فیوض الحرمین
21	مجدد ۱۴ ویں صدی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ	

22	علامہ عنایت احمد کاکوروی	تاریخ حبیب
23	محدث ابوالفرج ابن الجوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المیلا دالنبوی
24	حضرت امام الفاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مطالع المسرات
25	فرقہ غیر مقلدین ودیوبندیہ وہابیہ کے امام مولوی اسماعیل دہلوی	رسالہ یکروزہ
26	فرقہ دیوبند کے قطب العالم مولوی رشید احمد گنگوہی	فتاویٰ رشیدیہ
27	دیوبند فرقہ کے حکیم الامت مولوی تھانوی	نشر الطیب
28	شیخ الہند کا والد ذوالفقار علی دیوبندی	عطر الوردہ
29	شیخ الاسلام حسین احمد کانگریسی	الشہاب الثاقب

گزارش اُویسی غفرلہ ارادہ تھا کہ حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" کی روایت کو جس محدث نے نقل کیا اس کی توثیق فرمائی تو تمام کتب کے اسماء مع صفحات وغیرہ یہاں جمع کردوں لیکن طوالت لاحاصل سمجھ کر اسی پر اکتفا کیا ہے۔ حیاء والے کے لئے اتنا کافی ہے ورنہ اِذَا لَمْ تَسْتَحِیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [۳۳]

یعنی جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

باب ۳ عبارات وتصریحات یہ فہرست طویل ہے فقیر نے صرف مصنفین رحمہم اللہ علیہم کے اسماء گرامی مع ان کی تصانیف کے صفحات وغیرہ لکھ دیئے ہیں تاکہ حوالہ تلاش کرنے میں دشواری نہ ہو اب فقیر تصانیف سے چند عبارات نقل کرتا ہے تاکہ کوئی شک نہ رہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا کہ ماننے والے کے لئے اتنا کافی ہے۔ فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا کی وہ میرا نور تھا۔

فائدہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضوری ولی اللہ ہیں کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوجاتی جب بھی چاہتے۔ (الافاضات الیومیہ تھانوی وفوائد جامعہ)

علاوہ ازیں ہندو پاک کے تمام فرقوں کے اکابر استاد الحدیث ہیں آپ اسے حدیث صحیح فرما رہے ہیں۔

---

[۳۳] (صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب (أم حسبت أن اصحاب الکھف والرقیم)/الکھف ۹/، حدیث ۳۲۹۶، جلد۲، صفحہ۱۲۸۴، دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت)

مخالفین کا قطب مولوی رشید احمد گنگوہی یوں اعتراف کرتا ہے۔فتاویٰ رشیدیہ میں ہے،

سوال «"اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" (سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا کیا وہ میرا نور تھا) اور "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" (اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمان کو پیدا نہ کرتا) یہ دونوں حدیثیں ہیں یا وضعی؟

جواب «یہ حدیثیں کتب صحاح میں موجود نہیں ہے مگر شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" کو نقل کیا ہے اور بتایا کہ اس کی کچھ اصل ہے۔فقط و اللّٰہ تعالیٰ اعلم [۳۴]

اس سے پہلے مدارجِ النبوۃ کی عبارت گزر چکی ہے جس میں شیخ محقق نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ گنگوہی صاحب کہہ رہے ہیں کہ شیخ صاحب کے نزدیک اس کی کچھ اصل ہے۔

لطیفہ «دیوبندیوں وہابیوں کی عادت ہے کہ ضد میں بڑے سے بڑے محدث کی بات ٹھکرا دینگے بلکہ میرا تجربہ ہے کہ قرآن و احادیث تک کا انکار کر دینگے یا لنگڑی لولی تاویل گھڑ مارینگے لیکن اگر انہیں ان کے کسی مولوی کا حوالہ دکھایا جائے تو مانیں گے پھر بھی نہیں ہاں خاموش ہو جائینگے اور اسی روایت کا تجربہ کر لیں کہ "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" مانیں گے لیکن گنگوہی کا یہی حوالہ دکھاؤ پھر ان کا حال دیکھو کہ کیا کرتے ہیں وہ مانیں نہ مانیں سنی کو یقین کر لینا لازم ہے کہ حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" صحیح حدیث ہے۔ (الحمد للہ ذٰلک)

امام محمد مہدی بن احمد فاسی (متوفی ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث نقل کرنے کے علاوہ ایک دوسری حدیث بھی نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اول ماخلق اللّٰہ نوری ومن نوری خلق کل شئی [۳۵]

یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور بنایا اور میرے نور سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں: ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پہلے کیا گیا اس لئے کہ آپ رتبے میں پہلے ہیں یا اس لئے کہ آپ وجود میں پہلے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" اور "کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ" سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام ابھی روح و جسد کے درمیان میں تھے۔ [۳۶]

---

[۳۴] (فتاوی رشیدیہ کامل، کتاب التفسیر والحدیث، صفحہ ۱۱۰، ۱۱۱، ناشر دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)
(تالیفاتِ رشیدیہ مع فتاوی رشیدیہ مکمل مبوب، کتاب التفسیر والحدیث، صفحہ ۱۶۱، ناشر ادارہ اسلامیات لاہور)

[۳۵] (مطالع المسرات، صفحہ ۲۶۵، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

[۳۶] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، جلد ۱، صفحہ ۱۹۹، دارالفکر، بیروت)

یہی امام جلیل فرماتے ہیں: لیکن رہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تو وہ مشرق ومغرب میں انتہائی ظاہر ہے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کا نور پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا نام نور رکھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں ہے "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِي نُورًا" اے اللہ مجھے نور بنا دے (اس کے بعد چند آیات مبارکہ نقل کی ہیں) لیکن اس نور کا ظہور اہل بصیرت کی آنکھ میں ہے کیونکہ (صرف) آنکھیں اندھی نہیں ہوتی لیکن سینوں میں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔ ۳۷

تبصرۂ اُویسی غفرلہ اب یہی کہا جاسکتا ہے کہ جن لوگوں کی بصیرت کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں ان کی طرف ہمارا روئے سخن نہیں ہے ہمارا روئے سخن تو اہل سنت بریلوی ہیں جن کا سینہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں اگر چہ انہیں دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ عشاق کو دلیل کی ضرورت نہیں۔

لیکن جب حوالہ بھی مل جائے تو پھر پھولے نہیں سماتے اور مخالفین کو صحیح حوالہ بھی مل جائے تب بھی سوچنے لگ جائینگے کہ نامعلوم یہ حوالہ کیسا ہے وغیرہ وغیرہ۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" اپنی مشہور تفسیر روح المعانی میں نقل فرمائی ہے بلکہ اسی تفسیر میں "وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" (پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷)

ترجمہ: "اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے"

کی تفسیر میں لکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب کے لئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ آپ ممکنات پر نازل ہونے والے فیض الٰہی کا ان کی قابلیتوں کے مطابق واسطہ ہیں اسی لئے آپ کا نور سب سے پہلی مخلوق تھا۔ حدیث میں ہے اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی علیہ السلام کا نور پیدا کیا۔ ۳۸

حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں اور بایں معنیٰ حقیقۃ الحقائق ہے کہ تمام حقائق خواہ انبیاء کرام ہوں یا ملائکہ کی اس حقیقت کے لئے سائے کی حیثیت رکھتی ہیں اور حقیقت محمدی تمام حقیقتوں کی اصل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" اور یہ بھی فرمایا "خلقت من نور اللّٰہ والمومنون من نوری" لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ اور تمام حقیقتوں کے درمیان واسطہ ہیں کسی بھی شخص کا آپ کے واسطے کے بغیر مطلوب تک پہنچنا محال ہے۔ (مکتوبات امام ربانی) ۳۹

---

۳۷ (الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، جلد ۱، صفحہ ۴۰۴، دار الأمانۃ / مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

۳۸ (تفسیر روح المعانی، پارہ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۶، جلد ۱۷، صفحہ ۱۰۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۳۹ (مکتوبات امام ربانی فارسی، حصہ نہم، دفتر سوم، صفحہ ۱۵۳، مکتبہ سعیدیہ لاہور)

امام زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مواھب میں حدیث "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" نقل فرمائی کہ

عين النور الأحمدى المشار إليه بقوله عليه الصلاة و السلام "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" [40]

اس سے مراد نورِ احمدی ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ"

امام برہان الدین حلبی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیرۃ الحلبیۃ میں حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں:

و فيه أنه أصل لكل موجود، و اللّٰه سبحانه و تعالى أعلم [41]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر موجود کی اصل ہیں۔ و اللّٰہ تعالیٰ اعلم

فائدہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار امتی کے لئے اتنا کافی ہے غدار اور منکر کمالات کے لئے بڑے سے بڑے دفاتر بھی ناکافی۔

مفسرین عظام چند حوالہ جات تفاسیر بھی حاضر ہیں تا کہ یقین ہو کہ اس مسئلہ میں امت مسلمہ کے جملہ مقتدیانِ اسلام متفق ہیں۔

علامہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام قرطبی سے نقل فرماتے ہیں کہ فان قيل أوليس ابراهيم و النبيون قبله قلنا عنه جوابان أحد هما انه اوّلهم من حيث انه مقدم عليهم فى الخلق و فى الجواب يوم ألست بربكم ثانيهما انه اول المسلمين من أهل ملته اھ [42]

یعنی اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ کیا ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور سے پہلے (مسلمان) ہیں ہم کہیں گے اس کے دو جواب ہیں ایک یہ کہ حضور سب انبیاء سے اول ہیں اس حیثیت سے کہ پیدائش اور "الست بربکم" کے جواب میں حضور ان سب پہ مقدم ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دین والوں سے اول المسلمین ہیں۔

---

[40] (شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الاول: فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ علیہ الصلاۃ والسلام باب مدخل، جلد۱، صفحہ ۵۴، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

[41] (السیرۃ الحلبیۃ، باب تزویج عبداللہ أبی النبی صلی اللہ علیہ وسلم آمنۃ أمہ صلی اللہ علیہ وسلم وحفر زمزم وما یتعلق بذلک، جلد۱، صفحہ ۴۸-۴۷، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

[42] (من الحاشیۃ المسماۃ بالفتوحات الالھیۃ بتوضیح تفسیر الجلالین، تفسیر سورۃ الانعام، آیت ۱۶۳، جلد۲، صفحہ ۱۳۹)

عارف باللہ علامہ شیخ احمد صاوی تحریر فرماتے ہیں کہ "قوله وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ "......واستشکل بانه تقدمه الانبیاء و اممهم واجاب المفسرین بان الاولیة بالنسبة لامته واجیب ایضا بان الاولیة بالنسبةلعالم الذرفهی حقیقة [۴۳]

ان کا قول " وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ "حضور کے اول المسلمین ہونے پر یہ اشکال کیا گیا ہے کہ حضور سے تو انبیاء اوران کی امتیں پہلے ہوگزری ہیں (لہٰذا حضور اول المسلمین کیسے ہوئے) تو مفسرین نے جواب دیا کہ حضور کی اولیت اپنی امت کی بانسبت ہے اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ حضور کی اولیت عالم بہ نسبت ہے تو یہ اولیت حقیقت ہے۔

علامہ اسمٰعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِینَ"یعنی أول من استسلم عند الإیجاد لأمر کن وعند قبول فیض المحبة لقوله "یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّونَهُ"والاستسلام للمحبة فی قوله یحبونه دل علیه قوله علیه السلام "أول ما خلق اللّٰه نوری"کذا فی التأویلات النجمیة [۴۴]

"وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِینَ" یعنی امر کن کے ایجاد کے وقت اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے فیض محبت کے قول کے وقت پہلا فرماں بردار میں ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "یُحِبُّوْنَهٗ" میں محبت کے لئے پہلا فرماں بردار میں ہوں۔ اس پہ حضور کے قول مبارک "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ" (سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا) نے دلالت کی ہے۔ تاویلاتِ نجمیہ میں ایسا ہے۔

وأنا أول المستسلمین عند الإیجاد لأمر کن

یعنی امر کن کی ایجاد کے وقت میں پہلا مسلمان ہوں۔

کما قال "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ" [۴۵]

یعنی جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا۔

---

[۴۳] (تفسیر صاوی حاشیہ علی الجلالین تفسیر سورۃ الانعام، آیت ۱۶۳، جلد ۲ صفحہ ۶۴، طبع بالمطبعۃ الازھریہ مصر)

[۴۴] (تفسیر روح البیان، سورۃ الانعام، آیت ۱۶۱ تا ۱۶۵، جلد ۳، صفحہ ۱۲۹، دارالفکر، بیروت)

[۴۵] (تفسیر النیسابوری، سورۃ الانعام، التأویل، جلد ۳، صفحہ ۱۹۶، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

روح المعانی ﴿سید محمود آلوسی قدس سرہ العزیز روح المعانی میں آیۂ کریمہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o لَا شَرِیْکَ لَہٗ ج وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ o (پارہ ۸، سورۂ الانعام، آیت ۱۶۲) ﴿**ترجمہ**: تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔﴾ میں رقمطراز ہیں کہ " اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ" سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ آپ کے قول "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ" (دنیا و مافیہا سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا) کی طرف ہے یعنی خدائے بزرگ و برتر کی وحدانیت کو تسلیم کر لینے کا اعزاز سب سے پہلے مجھے حاصل ہے۔ کتاب و سنت کے حسین امتزاج سے آپ کا اول الخلق ہونا روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

یہی حضرت سید موصوف تفسیر روح المعانی میں ایک دوسرے مقام پر منشاء تکوین تنویر عالم اول الخلق، نور الانوار، نبی مختار، جنابِ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت حقیقیہ پر یوں روشنی ڈالتے ہیں، "لأنہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم أول العالمین خلقا و منہ علیہ الصلاۃ و السلام نشأت الأرواح و النفوس و من ھذا کان آدم و من دونہ تحت لوائہ۔" [۴۶]

یعنی اس لئے کہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خلقت میں تمام کائنات سے پہلے ہیں اور آپ ہی سے ارواح و نفوس کو وجود کی خلعت نصیب ہوئی۔

جس کے زیر لوا آدم و من سوا　　اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

علماء کرام و شارحین حدیث ﴿شارح بخاری قسطلانی کی مواھب لدنیہ شریف میں حدیث ہے:

قال علیہ الصلاۃ و السلام کنت أول النبیین فی الخلق و آخرھم فی البعث [۴۷]

اس حدیث کی شرح میں امام زرقانی فرماتے ہیں: "کنت أول النبیین فی الخلق" لخلق نورہ قبلھم، "و آخرھم فی البعث" باعتبار الزمان [۴۸]

---

۴۶ (تفسیر روح المعانی، سورۃ الحج، جلد ۲۵، صفحہ ۶۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۴۷ (المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الاول فی ذکر أسماۃ الشریفۃ المنبئۃ عن کمال صفاتہ المنیفۃ، جلد ۱، صفحہ ۴۵۹، المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرۃ، مصر)

۴۸ (شرح الزرقانی، الفصل الأول فی ذکر أسماۃ الشریفۃ المنبئۃ علی کمال صفاتہ المنیفۃ، جلد ۴، صفحہ ۲۵۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدائش میں سب نبیوں سے پہلے تھا کیونکہ آپ کا نور سب انبیاء سے پہلے ہوا اور آپ کی بعثت باعتبار زمانہ کے تمام انبیاء کے بعد ہوئی۔

شارح مشکوٰۃ حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں فرماتے ہیں: **بدانکہ اول مخلوقات وواسطہ صدور کائنات وواسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ درحدیث صحیح وارد شدہ** [۴۹]

یعنی جان لو کہ اول مخلوقات اور واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

شیخ علی بن سلطان محمد القاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرقاۃ المفاتیح میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولیت حقیقیہ کو اس پیرایہ میں بیان کیا ہے: قَالَ ابْنُ حَجَرٍ :اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِي أَوَّلِ الْمَخْلُوقَاتِ، وَحَاصِلُهَا كَمَا بَيَّنْتُهَا فِي شَرْحِ شَمَائِلِ التِّرْمِذِيِّ أَنَّ أَوَّلَهَا النُّورُ الَّذِي خُلِقَ مِنْهُ – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ –، ثُمَّ الْمَاءُ، ثُمَّ الْعَرْشُ [۵۰]

یعنی امام ابن حجر قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں اول خلق ہونے میں روایات مختلف ہیں ان کا خلاصہ میں نے شرح شمائل میں بیان کیا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا پھر پانی پھر عرش۔

یہی امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ مختلف روایات میں تطبیق (مطابقت) کا دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اولیت امور اضافیہ میں ہے لہٰذا تاویل یہ کی جائے گی کہ امورِ مذکورہ (قلم، عقل، نوری، روحی اور عرش) میں سے ہر ایک اپنی جنس کے افراد میں سے پہلے ہے۔ پس قلم دوسرے قلموں سے پہلے پیدا کیا گیا اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تمام نوروں سے پہلے پیدا کیا گیا۔''

عارف باللہ علامہ عبدالوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں: اگر تو کہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ سب سے پہلے میرا نور پیدا کیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا تو ان میں تطبیق کیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ ان دونوں سے مراد ایک ہے کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کو کبھی عقل اول سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کبھی نور سے۔ [۵۱]

---

[۴۹] (مدارج النبوۃ اردو ترجمہ مفتی غلام معین الدین، جلد ۲، صفحہ ۱۴، شبیر برادر، زبیدہ سینٹر، اُردو بازار، لاہور)

[۵۰] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، جلد ۱، صفحہ ۱۴۸، دار الفکر، بیروت)

[۵۱] (الیواقیت والجواہر، المبحث الثانی والثلاثون: فی ثبوت رسالۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جلد ۲، صفحہ ۳۳۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حضرت الشیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،
جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نورِ جمال سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث قدسی ہے میں نے سب سے پہلے اپنی ذات کے نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔

''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میری روح کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا فرمایا، میری روح کو پیدا فرمایا اور سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔

ان سب سے مراد ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے حقیقت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ اس حقیقت کو نور اس لئے کہا کہ وہ جلالی ظلمات سے پاک ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o

(پارہ ٦، سورۃ المائدہ، آیت ١٥)

ترجمہ : بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

حقیقت محمدیہ کو عقل اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ تمام کلیات کا ادراک (فہم) رکھتی ہے، اسے قلم کہا گیا ہے کیونکہ یہ علم کی منتقلی کا سبب ہے۔ (سرالاسرار) ۵۲

فائدہ ❁ یہ حوالہ پہلے بھی فقیر لکھ چکا ہے یہاں یہ بتانا ہے کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی وجاہت کا اظہار ہو کہ آپ نے فرمایا جن روایات میں مختلف الفاظ ہیں ان سب کی مراد ایک ہے صرف حیثیت کی تبدیلی ہے اور قاعدہ ہے ''حیثیت کی تبدیلی سے احکام میں تبدیلی ہوتی ہے'' ورنہ حقیقت میں وہ کوئی تبدل نہیں مثلاً ایک شخص چند بیٹوں کا باپ ہے اور وہ عالم بھی ہے اور رہبر قوم بھی اور وہ طبیب بھی ہے اور مقرر بھی تو جب اس شخص کا کسی حیثیت سے نام لیا جائے گا مثلاً کہا جائے وہ عالم ہیں وہ بہترین تقریر کرنے والے ہیں وغیرہ وغیرہ تو یہ احکام اس کی حیثیت کی تبدیلی سے ہیں ورنہ وہ ایک حقیقت ہیں یونہی بلا تمثیل سمجھئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت محمدیہ سے اختلاف نہیں۔

شیخ عبداللہ اسنوی مطالع النور السنی کے مطلع اول میں فرماتے ہیں: اعلم ان الحق تعالی لما اراد ان تعرف من حیث ظهور آثار الاسماء و لا نهیه تجلیا تها من حضرة الالوهیة خاق اولا الروح المحمدی علی الصورة الجمعیة ثم منه جمیع العوالم العلویة الروحانیة العقلیة و العوالم الخلقیة العنصریة الی

---

۵۲ (سرالاسرار فی مایحتاج الیہ الابرار، صفحہ ۴۴، ۴۵، طبع دار السنابل حلب)

خاتم الصور النوعية اکونة وھو آدم علیه السلا م کما روی عن جابر بن عبداللّٰہ انصاری قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اول شئی خلقه اللّٰه قال ھو نور نبیك یا برخلقه من نورہ ثم خلق منه کل خیر و خلق بعد کل شئی

یعنی یادرکھو کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اسماءالٰہیہ کے آثار کے ظہور سے بارگاہِ الوہیت کی تجلیات کی معرفت کرائے تو اس نے سب سے پہلے روحِ محمدی کو جامع صورت پر پیدا فرمایا پھر اس نے جمیع عالم علوی روحانی اور جمیع عالم سلفی جسمانی کو پیدا فرمایا حتی کہ خاتم صورنوعیہ یعنی آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا جیسا کہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

صوفیاء کرام جیسے علمائے اجماع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اول الخلق میں عقیدہ رکھتے ہیں یہ عقیدہ صوفیاءکرام کا بھی ہے چنانچہ عرائس البیان میں ہے، ”اشارة الی تقدم روحه و جوھرہ علی جمیع الکون و أھله فی الحضرة حین خاطبه بالرسالة و الولایة و المحبة و الخلة فانقادفی أول الأول الأزلی الأبدی تعالیٰ اللّٰه عما یقولون الظالمون علوا کبیراً وأشار الی ما ذکرنا قوله علیه السلام کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین و قوله علیه السلام اول ما خلق اللّٰه نوری“ [۵۳]

یعنی اس میں اشارہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے مقدم ہیں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے رسالت وولایت اور محبت وخلت کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ازلی ابدی اول الاول میں برگزیدہ فرمایا اللہ تعالیٰ ظالموں کی باتوں سے بالا ہے اس میں اشارہ ہے کہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے اور میں اُس وقت نبی تھا اور فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

ابن الفارض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلطان العشاق حضرت عمر بن الفارض نے زبانِ نبوت کی ترجمانی کرتے ہوئے اس حقیقت کو اپنے دیوان میں یوں بیان فرمایا:

إنّي، وإن كُنتُ ابنَ آدَمَ، صُورَةً ،

فَلي فيهِ مَعنىً شاهِدٌ بأبُوّتي [۵۴]

---

[۵۳] (تفسیر عرائس البیان فی حقائق القرآن، سورۃ الانعام، آیت ۱۶۳، جلد ۱، صفحہ ۴۰۹، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

[۵۴] (دواوین الشعر العربی علی مرالعصور، جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۶)

یعنی میں اگر چہ بظاہر آدم کا بیٹا ہوں مگر میرا ایک ایسا معنی ہے جو میرے باپ ہونے پر شاہد ہے۔

سیدی عبدالکریم جیلی ناموس اعظم کی کتاب النور، باب اول میں فرماتے ہیں: السعادة الکبریٰ و انھوذ جاللطائفة

صورة ومعنی فجعل مرتبة فی الوجود المرتبة العلیة التی لیس فوقها مرتبة الوجود ۵۵

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سعادتِ کبریٰ اور تمام لوگوں کے لئے ظاہری اور باطنی نمونہ بنا کر پیدا فرمایا اور وجود میں آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رکھا جس کے اوپر اور کوئی مرتبہ نہیں ہے۔

مختلف سیرۃ نگار ابن الحاج المدخل میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اس نور سے تمام اشیاء کو پیدا کیا پس نور عرش، نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ سے ہے، نور قلم نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، لوحِ محفوظ کا نور نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، دن کا نور نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، معرفت کا نور، شمس وقمر کا نور اور آنکھوں کا نور نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ ۵۶

الحدیقہ الندیة میں ہے کہ حضرت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الجمعیۃ الکبریٰ ہیں کیوں نہ ہوں جبکہ ہر شے آپ کے نور سے پیدا کی گئی جیسے کہ اس بارے میں حدیث صحیح وارد ہے۔ ۵۷

امام محمد مہدی بن احمد فاسی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث نقل کرنے کے علاوہ ایک دوسری حدیث بھی نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اول ماخلق اللّٰہ نوری ومن نوری خلق کل شئی ۵۸

یعنی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرا نور بنایا اور میرے نور سے تمام اشیاء کو پیدا فرمایا۔

فتاویٰ حدیثیه میں علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ وَإِنَّمَا الَّذِی رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق أَنه صلی اللّٰہ علیه وسلم قَالَ إِن اللّٰہ خلق نور مُحَمَّد قبل الْأَشْیَاء من نوره ۵۹

---

۵۵ (الناموس الاعظم والقاموس الاقدم فی معرفۃ قدر الرسول، کتاب النور، باب اول)

۵۶ (المدخل لابن الحاج، فصل فی خصوصیۃ مولد الرسول بشہر ربیع الاول، جلد ۲، صفحہ ۳۲، دار التراث العربی، بیروت)

۵۷ (الحدیقۃ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیۃ والسیرۃ الاحمدیۃ، عبدالغنی بن اسماعیل النابلسی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

۵۸ (مطالع المسرات، صفحہ ۲۶۵، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

۵۹ (الفتاویٰ الحدیثیۃ لابن حجر الهیتمی، جلد ۱، صفحہ ۲۰۶، دار الفکر، بیروت)

یعنی بیشک امام عبدالرزاق نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور سے تمام اشیاء سے پہلے پیدا فرمایا۔

حضرت علامہ نجم الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''انا من نور اللّٰہ و المومنون منی'' حدیث نقل کرنے کے بعد مختلف روایت میں تطبیق دیتے ہوئے فرماتے ہیں قلم، عقل اور روح تینوں سے مراد ایک ہے۔

وآں روح پاک محمد است [٦٠] وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس ہے۔

حضرت شیخ عبدالکریم جیلی (متوفی ۸۰۵ھ) نے بھی یہی تطبیق دی ہے کہ عقل، قلم اور روح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ایک ہی چیز ہے صرف تعبیر کا فرق ہے۔ [٦١]

تاریخ خمیس میں ہے کہ محققین کے نزدیک ان احادیث سے مراد ایک ہی شے ہے حیثیتوں اور نسبتوں کے اعتبار سے عبارات مختلف ہیں پھر شرح مواقف سے بعض ائمہ کا یہ قول نقل کیا عقل، قلم اور روحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق ایک ہی ہے۔ [٦٢]

امام المناطقہ میر سید زاہد ہروی، مال جلال کے حواشی کے منہیہ میں فرماتے ہیں علم تفصیلی کے چار مرتبے ہیں پہلے مرتبے کو اصطلاح شریعت میں قلم، نور اور عقل کہتے ہیں، صوفیاء سے عقل کل اور حکماء عقول کہتے ہیں۔ [٦٣]

اسی کو علامہ اقبال مرحوم نے اپنے شعر میں بیان فرمایا:

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب	گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

مخالفین کی تائیدات فرقہ دیوبندی اور غیر مقلدین کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنے رسالہ ''یک روزہ'' میں حدیث ''اول ما خلق اللّٰہ نوری'' کو بلا انکار بطور حجت و دلیل نقل کرکے آپ کا مخلوق اول ہونا بیان کیا ہے۔ نیز ان کے مطبوعہ کلام شاہ اسمٰعیل میں صفحہ ۳۲ پر ہے

بظاہر ہے جو مقطع انبیاء	حقیقت میں ہے مطلع انبیاء
سو اول ہی ہے ہر طرح ان کا نور	بظاہر کیا گو کہ آخر ظہور

---

[٦٠] (مرصاد العباد، صفحہ ۳۰، در مطبعہ مجلس بعطبع رسید، طبع ایران)

[٦١] (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (اردو)، جلد ۲، صفحہ ۲۰۷-۲۰۶، ضیاء القرآن پبلیشکیشنز لاہور)

[٦٢] (تاریخ خمیس، جلد ۱، صفحہ ۱۹)

[٦٣] (حاشیہ مال جلال، صفحہ ۹۶، مطبع یوسفی لکھنؤ)

ان دونوں اشعار میں بھی پیشوائے اہلحدیث نے ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' اورحدیث مصنف عبدالرزاق کے مضمون کی تائیدوتصدیق کی ہے اوراسی پر اپنے اشعار کی بنا رکھی ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبند فرقہ کے حکیم صاحب نے نشر الطیب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور اول ہونے کی متعدد روایات نقل کی ہیں اوران کی اکثر روایات پر تبصرہ بھی کیا ہے وہ اکثر روایات فقیر نے اس رسالہ میں لکھ دی ہیں۔اسی تھانوی نے الرفع والوضع ،صفحہ۱۳ میں بھی اس روایت ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' کی توثیق کی ہے۔

غیر مقلدین کے علامہ وحیدالزمان نے لکھا ہے کہ

''بدا اللّٰہ سبحانہ الخلق بانور المحمدی '' اللہ سبحانہ نے نورِ محمدی سے مخلوق کی ابتداء کی

پس نورِ محمدی ارض وسماوات کی پیدائش کے لئے مادہ اولیہ ہے

اوراس کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اول ماخلق اللّٰہ قلم اور اول ما خلق اللّٰہ العقل میں اولیت اضافی ہے اورنورمحمدی کی اولیت حقیقی ہے۔(ہدیۃ المہدی ،صفحہ ۵۶)

دیوبند کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' کی توثیق کی ہے حوالہ گزر چکا ہے۔

مولوی ذوالفقار علی مولوی محمود الحسن دیوبندی کے والد نے عطر الوردہ میں اس روایت کی توثیق کی ہے۔

مولوی حسین احمد دیوبندی کانگریسی نے شہابِ ثاقب میں اس روایت کی توثیق ہے۔

سیدنا مجدد الف ثانی حضرت امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں: **کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی بلکہ بخلقے ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ اُو صلی اللّٰہ علیہ وسلم کہ باوجود منشا عنصری از نورحق جل وعلیٰ مخلوق گشتہ است کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللّٰہ** [۶۴]

یعنی جاننا چاہیے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی صفت میں تمام انسانی افراد کی نہیں ہے بلکہ پیدائش میں تمام جہاں کے افراد سے کسی ایک فرد سے آپ کی پیدائش مناسبت نہیں رکھتی جیسا کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ'' کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں اورفرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

---

۶۴ (مکتوبات شریف ،جلد سوم ،مکتوب صد ودوم ،صفحہ ۱۸۷، مطبوعہ نول کشور لکھنؤ)

شاہ عبدالرحیم محدث دھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد گرامی ہیں اگرچہ نہ صرف شاہ عبدالرحیم بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جملہ خاندان سوائے ننگ زمانہ اسماعیل دہلوی کے سب کے سب سنی تھے۔ان کا حوالہ اس لئے حاضر ہے کہ مخالفین شاہ ولی اللہ کے خاندان کو اپنا ہمنوا سمجھتے ہیں۔

صدور این کثرت از ان وحدت و بروز و ظهور مخلوقات از ان جوهر عبارات و تعبیرات غریب آورده اند و حدیث اوّل ما خلق اللّٰه العقل نزد محققین و محدثین بصحت نرسیده و حدیث اول ما خلق اللّٰه القلم نیز گفته اند که مراد بعد العرش و الماء است که واقع شده است وَ کَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ و در بعضی احادیث تصریح بدان واقع شده است و آمده است که خلق ماء پیشتر از عرش است و آمده است که چون خلق کرده شد قلم گفت بوی پروردگار تعالی و تقدس بنویس گفت قلم چه نویسم گفت بنویس ما کان و ما یکون الی الابد پس معلوم شد که پیش از خلق قلم کائنی بوده است و گفته اند که آن عرش و کرسی و ارواحست و نوری صلّی اللّٰه علیه و سلم از ان سابقست

یعنی پہلے عقل کو پیدا کیا اس کی صحت محققین اور محدثین کے نزدیک ثابت نہیں اور ایک اولیت تحقیق نہیں ہے کیونکہ محققین نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ عرش اور پانی کے بعد قلم کو پیدا کیا کیونکہ اس طرح آیا ہے کہ اس وقت عرش پانی پر تھا اور بعض احادیث میں اس کی تصریح موجود ہے اور یہ بھی وارد ہے کہ پانی عرش سے پہلے پیدا ہوا۔پس جب قلم پیدا کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا لکھ قلم نے پوچھا کیا لکھوں ارشاد ہوا لکھ جو ہو چکا اور جو ہوگا۔

پس معلوم ہوا کہ قلم کی پیدائش سے پہلے کچھ ہو چکا تھا اور وہ عرش و کرسی اور ارواح تھیں اور نورِ محمدی ان سب سے پہلے پیدا ہوا۔

شاہ ولی اللّٰہ محدث دھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ نے بھی یہی حوالہ اپنی تصانیف میں استدلال کے طور پر نقل فرمایا ہے تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''التحقيق الجلي في مسلك شاه ولي''

انتباہ شاہ ولی اللہ اہل سنت کے اکابر میں ہیں وہابی نہیں فقیر کا رسالہ پڑھئے ''کیا شاہ ولی اللہ دیوبندی تھے''

حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حدیث ''اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ''

زبردست تائید ہے اسی لئے مخالفین اس حدیث کے منکر ہوگئے ہیں حالانکہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اس کی تشریح وتفصیل فقیر نے ”فیض الغافر فی شرح حدیث جابر“ میں عرض کردی ہے یہاں صرف حدیث کا اصل متن حاضر ہے۔

متن حدیث جابر عن جابر بن عبداللّٰہ انصاری رضی اللّٰہ عنہ قال قلت یا رسول اللّٰہ، بأبی أنت و أمی، أخبرنی عن أول شیء خلقه اللّٰه تعالی قبل الأشیاء قال صلی اللّٰہ علیه وسلم یا جابر، إن اللّٰه تعالی قد خلق قبل الأشیاء نور نبیك من نوره، فجعل ذلك النور یدور بالقدرة حیث شاء اللّٰه، ولم یکن فی ذلك الوقت لوح ولا قلم، ولا جنة ولا نار، ولا ملك ولا سماء، ولا أرض ولا شمس ولا قمر، ولا جنی ولا إنسی، فلما أراد اللّٰه تعالی أن یخلق الخلق قسم ذلك النور أربعة أجزاء، فخلق من الجزء الأول القلم ومن الثانی اللوح، ومن الثالث العرش۔ ثم قسم الجزء الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأول حملة العرش، ومن الثانی الکرسی، ومن الثالث باقی الملائکة، ثم قسم الرابع أربعة أجزاء، فخلق من الأول السماوات، ومن الثانی الأرضین، ومن الثالث الجنة و النار، ثم قسم الرابع أربعة أجزاء الخ۔ [۶۵]

یعنی حضرت جابر نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ حضور پر قربان مجھے بتا دیجئے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا چیز بنائی۔ فرمایا اے جابر بے شک بالیقین اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں خدا تعالیٰ نے چاہا دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتگان، آسمان، زمین، چاند، سورج، جن، آدمی کچھ بھی نہ تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے جملہ مخلوق کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو اس نور کے چار اجزاء بنائے۔ ایک سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے عرش، چوتھے کے چار اجزاء بنائے پہلے سے آسمان، دوسرے سے زمین، تیسرے سے جنت اور دوزخ پھر چوتھے کے چار اجزاء بنائے الیٰ آخر الحدیث

اس حدیث کو امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد اور امام اجل سیدنا امام بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم کے استاذ الاستاذ حافظ الحدیث امام عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام نے اپنی کتاب مصنف عبدالرزاق میں اپنی صحیح سند کے ساتھ درج فرمایا اور امام بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ میں روایت کی، امام قسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے المواہب اللدنیہ میں، علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح زرقانی میں، افضل القراأ ابن حجر المکی،

---

[۶۵] (شرح الزرقانی، المقصد الاول فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، مدخل، جلد ۱، صفحہ ۸۹ تا ۹۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تاریخ خمیس لعلامہ دیار بکری، شیخ محقق نے مدارج النبوۃ میں اس حدیث سے استناد فرماتے تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور دوسرے علمائے کرام ومحدثین نے اس کو اپنی تصنیفات میں نقل فرمایا اور اس سے سند پکڑی تو بیشک اور بلاشبہ یہ حدیث حسن صالح مقبول اور معتمد ہے۔

اس حدیث حسن سے معلوم ہوا کہ کائنات کی ہر چیز حضور پرنور، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک سے آپ کے وسیلہ سے معرضِ وجود میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کو وسیلہ قرار دے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کی خاطر تمام مخلوق کو پیدا فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کو اپنی معرفت قرار دیا۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

"کُنتُ کنزاً مخفیّاً فَأَحبَبتُ اَن اُعرَفَ، فَخَلَقْتُ الخَلْقَ لأُعْرَفَ" [٦٦]

میں ایک خزانہ مخفی تھا پس مجھے یہ بات محبوب ہوئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔

وفی روایة فخلقت نور محمد صلی اللّٰه علیه وسلم

یعنی اور ایک روایت میں ہے تو میں نے نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ [٦٧]

یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خلیفہ اعظم بنا کر خالق ومخلوق کے درمیان رابطہ بنایا اور وسیلہ ٹھہرایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات وعطیات مخلوق کو پہنچاتے اور تقسیم فرماتے ہیں اور آپ ہمارے رسول ہیں کہ ہماری عرضداشتیں اور حاجات ومشکلات کی دعائیں اور فریادیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو آپ کے صدقہ میں قبول فرماتا اور ہماری حاجات کو آپ کے وسیلہ سے پورا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں، رحمتیں اور عنایات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں آپ کے وسیلہ سے پیدائش مخلوقات سے لے کر آج تک تمام مخلوق کو پہنچتی رہی ہیں، پہنچ رہی ہیں اور ہمیشہ پہنچتی رہیں گی۔

---

[٦٦] الفاظ تھوڑے مختلف ہیں۔

(کشف الخفاء، جلد۲، صفحہ۱۳۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

[٦٧] (صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام، جلد۶، صفحہ ۲۵۶۸، حدیث ۶۵۹۵، دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت)

(صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فقد، جلد۴، صفحہ ۱۷۷۶، حدیث ۱۱-(۲۲۶۷))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، " إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَخَازِنٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ " ٦٨

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے خزائن کا خزانچی ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ دین و دنیا کی سب نعمتیں دیتا اللہ تعالیٰ ہے اور تقسیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جسے جو کچھ ملتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست کرم اور آپ کے وسیلہ سے ہی ملتا ہے۔

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے　　حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصری کی ہے

حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

﴿فوائد وعقائد﴾

(۱) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی عطا ہوا تبھی تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کائنات کی تخلیق کی ابتداء کا سوال کر دیا اور سوال لاعلم سے نہیں اہل علم سے ہوتا ہے۔

(۲) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جیسا نہیں سمجھتے تھے ورنہ سوال سے پہلے (ماں باپ قربان) جیسے الفاظ کا آغاز کیوں؟

(۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے علم غیب پر مہر ثبت فرمائی کہ اسے بیان ہی کر دیا ورنہ فرماتے اے جابر یہ سوال غیب سے تعلق رکھتا ہے مجھ سے سوال کیوں اس کا سوال اللہ سے کیجئے۔

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب دائمی ہے نہ یہ کہ جیسے وہابی دیوبندی کہتے ہیں کہ جب تک آپ کے پاس جبریل نہ آتے آپ کو کچھ خبر نہ ہوتی۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کے بعد فوراً برجستہ جواب عنایت فرمایا ورنہ فرماتے جبریل آئے تو بتاؤں۔

(۵) جبریل علیہ السلام تو صرف پیامی تھے باقی اسرار و رموز و علوم اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست پڑھائے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن نے کہا، "وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ"

(پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۱۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

(۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی نور سے لیکن ہم اسے یہی کہیں گے کہ یہ کیفیت اللہ تعالیٰ جانے یا اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسے اللہ کا جز بتانا جہالت ہے۔ تفصیل کتب اہل سنت میں ہے

٦٨ (صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب قول اللہ تعالیٰ "فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ"، جلد ۳، صفحہ ۱۱۳۴، دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت)

سوال ﴿حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ لفظ "نورہٖ" سے جزئیت ثابت ہوتی ہے یہ عقیدہ کفریہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا جزء مانا جائے۔

جواب ﴿اس کا مفصل جواب تو ہم نے اپنی تصنیف "فیض الغافر" میں عرض کیا ہے سردست یہاں ایک جواب حاضر ہے

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ' لکھتے ہیں؛

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بلا شبہ اللہ عزوجل کے نورِ ذاتی سے پیدا ہوئے ہیں۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا:

ان اللّٰہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہٖ ۔ "رواہ عبدالرزاق ونحوہ عندالبیھقی" [۶۹]

یعنی اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا کیا۔ (اس کو عبدالرزاق نے روایت کیا اور بیہقی کے نزدیک اس کے ہم معنی ہے)

حدیث میں "نورہ" فرمایا جس کی ضمیر اللہ کی طرف ہے کہ اسم ذات ہے "من نور جماله" یا" نور علمه" یا "نور رحمة" (اپنے جمال کے نور سے یا اپنے علم کے نور سے یا اپنی رحمت کے نور سے) وغیرہ نہ فرمایا کہ نور صفات سے تخلیق ہو۔

علامہ زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ اسی حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں: "(من نورہٖ) ای من نورھو ذاته" [۷۰]

یعنی اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو اس نور سے پیدا کیا جو عین ذات الٰہی ہے یعنی اپنی ذات سے بلا واسطہ پیدا فرمایا۔

عین ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنیٰ نہیں کہ معاذ اللہ ذاتِ الٰہی ذاتِ رسالت کیلئے مادہ ہے جیسے مٹی سے انسان پیدا ہو، یا عیاذاً باللہ ذات الٰہی کا کوئی حصہ یا کُل ذاتِ نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل حصے اور ٹکڑے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شئے میں حلول فرمانے سے پاک ومنزہ ہے۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی شے جزء ذاتِ الٰہی خواہ کسی مخلوق کو عین ونفس ذاتِ الٰہی ماننا کفر ہے۔ [۷۱]

اس تخلیق کے اصل معنیٰ تو اللہ ورسول جانیں۔ عالم میں ذاتِ رسول کو تو کوئی پہچانتا نہیں۔ حدیث میں ہے،

"یا ابابکر لم یعرفنی حقیقة غیر ربی" [۷۲]

یعنی اے ابوبکر! مجھ جیسا میں حقیقت میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ جانا۔

---

[۶۹] (المواہب اللدنیۃ بحوالہ عبدالرزاق، المقصد الاول، جلد ا، صفحہ ۷۱، المکتب الاسلامی بیروت)

[۷۰] (شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، جلد ا، صفحہ ۴۶، دار المعرفۃ بیروت)

[۷۱] (فتاویٰ رضویہ، کتاب فضائل وخصائص، جلد ۳۰، صفحہ ۶۶۴-۶۶۳، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

[۷۲] (مطالع المسرات، صفحہ ۱۲۹، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

ذاتِ الٰہی سے اس کے پیدا ہونے کی حقیقت کیسے مفہوم ہو مگر اس میں فہم ظاہر بین کا جتنا حصہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت حق عز جلالہ، نے تمام جہان کو حضور پرنور محبوب اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے واسطے پیدا فرمایا، حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

لو لاك لما خلقت الدنيا [۳] یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو نہ بناتا۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا، **"لو لا محمد ماخلقتك ولا ارضا ولا سماء"** [۴]

یعنی اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا نہ زمین و آسمان کو۔

تو سارا جہان ذات الٰہی سے بواسطہ حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پیدا ہوا یعنی حضور کے واسطے حضور کے صدقے حضور کے طفیل میں۔

لانه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استفاض الوجود مين حضرة العزة ثم هو افاض الوجود على سائر البرية كما تزعم كفرة الفلاسفة من توسيط العقول تعالىٰ الله عما يقول الظالمون علوا كبيرا هل من خلاق غير الله۔

یعنی یہ بات نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اللہ سے وجود حاصل کیا پھر باقی مخلوق کو آپ نے وجود دیا جیسے فلاسفہ کا فرگمان کرتے ہیں کہ عقول کے واسطے دوسری چیزیں پیدا ہوتی ہیں، اللہ تعالٰی ان ظالموں کے اس قول سے بلند و بالا ہے، کیا اللہ تعالٰی کے علاوہ بھی کوئی خالق ہوسکتا ہے۔

بخلاف ہمارے حضور عین النور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کہ وہ کسی کے طفیل میں نہیں، اپنے رب کے سوا کسی کے واسطے نہیں تو وہ ذات الٰہی سے بلا واسطہ پیدا ہیں۔ [۵]

سوال ﴾ "**كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ**" تمام محدثین کے نزدیک موضوع ہے لیکن تم اس روایت کو اپنی تحریروں میں لے لے کر بیان کرتے ہو حالانکہ موضوع روایت بیان کرنا سخت گناہ ہے۔ یہی حال حدیث "اول ماخلق اللہ نوری" کا ہے۔

جواب ﴾ اس روایت کو جہاں محدثین نے موضوع کہا ہے وہاں اس کی تصحیح فرمائی ہے چنانچہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ

---

[۳] (تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء الخ، جلد۳، صفحہ۲۹۷، دار احیاء التراث العربی بیروت)

(المواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، جلد۱، صفحہ۷۰، المکتب الاسلامی بیروت)

[۴] (مطالع المسرات، الحزب الثانی، صفحہ۲۶۴، مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

[۵] (فتاوٰی رضویہ، کتاب فضائل وخصائص، جلد۳۰، صفحہ۶۶۶ تا ۶۶۹، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اللہ الباری نے المولد النبوی میں لکھا ہے کہ

ورد من قوله علیه السلام کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین وهو ان قال بعض الحفاة لا نقف علیه لهذا اللفظ لکن جاوهنا فی طرق صححة ٧٦؎

''کُنْتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّینِ '' میں بھی حدیث وارد ہوئی ہے لیکن بعض محدثین نے فرمایا ہے کہ ہم اس روایت کے الفاظ سے واقف نہیں لیکن اس روایت کے ہم معنی بکثرت طرق سے احادیث مروی ہیں مثلاً

وأخرج أحمد و البخاری فی تاریخه و الطبرانی و الحاکم و البیهقی و أبو نعیم عن میسرة الفجر قال قلت یا رسول اللّٰه متی کنت نبیا قال و آدم بین الروح و الجسد ٧٧؎

یعنی امام احمد اور بخاری تاریخ میں اور طبرانی اور حاکم بافادۂ صحت کے ابونعیم اور بیہقی دونوں دلائل میں میسرہ سے راوی ہیں کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب نبی تھے۔ فرمایا اُس وقت کہ آدم روح اور جسد کے درمیان تھے۔

آخری گزارش ﴾محدثین کرام رحمہم اللہ نے روایات کی تحقیق وتنقید میں کوئی بحث تشنہ لب نہیں چھوڑی ہر طرح کی روایت کی تصحیح وتصنیف ووضع کے قواعد وضوابط وضع فرمائے۔ حدیث موضوع کے قواعد کے ساتھ جب بھی کسی حدیث کے لئے لکھتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے تو ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی فلاں صحیح حدیث تصحیح کرتی ہے لہٰذا یہ حدیث لفظاً یا سنداً موضوع یا ضعیف ہو بھی تب بھی معنیً صحیح ہے کچھ یہی حال ان روایات کا ہے جن کے متعلق مخالفین کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے کہ اس حدیث کی تائید فلاں روایت سے ہے جیسا کہ فقیر نے گزشتہ اوراق میں ''اول ما خلق اللّٰه نوری'' اور دوسری روایات کے ساتھ محدثین کرام کے اقوال نقل کئے ہیں۔ صاحب علم کے لئے تو اتنا کافی ہے لیکن جس کو سرے سے ماننے کا موڈ ہی نہیں وہ کیا کسی کی بات سنے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ۔ (پارہ ا،سورۃ البقرہ،آیت ۱۰) **ترجمہ**: ان کے دلوں میں بیماری ہے۔

اور مخالفین کا یہ مرض لاعلاج ہے ہم نے اپنی بساط کے مطابق عرض کر دیا ہے۔

وماعلینا الا البلاغ

مدینے کا بھکاری: الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان ۱۴ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

٧٦؎ (المورد الروی فی مولد النبوی اردو ترجمہ، صفحہ ۳۷ تا ۳۸، زاویہ پبلشرز لاہور)

٧٧؎ (الخصائص الکبریٰ، باب خصوصیۃ النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بکونہ أول النبیین فی الخلق وتقدم نبوتہ واخذ المیثاق علیہ، صفحہ ۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)